لال قلعہ گراؤنڈ میں معذور افراد کا جلسہ

سید سردار احمد پیرزادہ

پاکستان میں قسم قسم کی چھوٹی بڑی سیاسی جماعتیں ہیں جن میں کچھ عوامی، کچھ مذہبی، کچھ لبرل اور کچھ قوم پرست ہیں۔ ان سیاسی جماعتوں کا رنگ روپ کچھ بھی ہو لیکن سب کی سب بظاہر جمہوریت پسندی کا نعرہ ضرور لگاتی ہیں۔ جمہوریت کے فلسفے میں بنیادی شرط یہ ہے کہ ریاستی معاملات میں تمام طبقہ فکر کے لوگوں کی نمائندگی موجود ہوتا کہ اُس ملک میں بسنے والے تمام شہریوں کو یہ احساس رہے کہ ریاستی اور حکومتی فیصلوں میں اُن کا عمل دخل ہے۔ ہمارے ملک کی کئی چھوٹی بڑی سیاسی جماعتوں نے جمہوریت کے اس بنیادی فلسفے یعنی "سب کو شامل کرو" پر عمل کرنے کی بجائے لوگوں کو اپنی مخصوص چھاننی سے فلٹر کرنا شروع کر دیا۔ فلٹریشن کا یہ عمل گزشتہ 65 برس سے جاری ہے۔ اپنے سیاسی مخالفین کو ذلیل وخوار کرنے کے لئے اُن پر مختلف تہمتیں لگائی جاتی ہیں۔ مثلاً ابتدائی 40 برس میں اپنے سیاسی مخالفین کا خانہ خراب کرنے کے لئے انہیں ملک کا غدار یا اسلام کا دشمن کہا جاتا تھا۔ جدید دور میں جب لوگ غدار کا لفظ سن سن کر تھک گئے تو کرپٹ کا لفظ ایجاد کر لیا گیا۔ سیاسی مخالفین کو رسوا کرنے کی پرانی خواہش کو کرپٹ کے نئے جام میں ڈال کر زور زور سے بھونپو بجایا جاتا ہے کہ ہمارے سیاسی مخالف نے ملک کی دولت کو لوٹ لوٹ کر اپنے لئے سونے چاندی کے پہاڑ بنالئے ہیں۔ اگر کسی سیاسی مخالف کو زیادہ مزہ چکھانا ہو تو اُس پر فراخدلی سے دہشتگردی کا الزام بھی لگا دیا جاتا ہے۔ جب اکثر سیاسی جماعتوں کا ایسا کلچر ہو تو اُن سے یہ توقع رکھنا بیکار ہے کہ معاشرے کے تمام طبقوں میں ان سیاسی جماعتوں کی نمائندگی ہوگی۔ خاص طور پر معاشرے کا ایک ایسا طبقہ جس کو اُن کے اکثر گھر والے بھی بیکار سمجھتے ہوں سیاسی عمل میں کیسے شریک ہو کر حکومتی معاملات میں شامل ہوسکتا ہے؟ یہ وہ افراد ہیں جنہیں ہم معذور یا disable کہتے ہیں۔ اقوام متحدہ کی تازہ رپورٹوں کے مطابق ترقی پذیر ممالک میں اِن کی تعداد تقریباً 15 فیصد ہے۔ گویا پاکستان کی 18 کروڑ آبادی میں سے 2 کروڑ 70 لاکھ افراد disable ہیں اور اگر میرے اس فارمولے کو سامنے رکھا جائے کہ ایک disable فرد اپنے اردگرد کم از کم 3 افراد کو متاثر کرتا ہے تو disability سے براہ راست یا بلاواسطہ متاثر ہونے والوں کی تعداد پاکستان میں 15x4=60 فیصد یعنی 10 کروڑ 80 لاکھ بنتی ہے۔ گویا پاکستانیوں کی ایک کثیر تعداد کی نمائندگی پارلیمنٹ، پبلک آفسز اور حکومتوں میں پچھلے 65 برس سے نہیں ہے۔ disable افراد کی پارلیمنٹ اور پبلک آفسز میں نمائندگی کی آواز بلند کرنے کے لئے میں نے بہت سے طریقے اختیار کئے جن میں کالم لکھنا، میڈیا پر آنا، سیاسی بڑوں کے ساتھ ملاقاتیں، رابطے اور خط وکتابت کرنا وغیرہ شامل تھے مگر پاکستان کی سب چھوٹی بڑی مذہبی، لبرل یا قوم پرست جماعتوں میں سے کسی نے اِس طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی لیکن متحدہ قومی موومنٹ نے پاکستان کے disable افراد کو جمہوری عمل کا باقاعدہ حصہ بنانے کے لئے اندر ہی اندر فیصلہ کر لیا۔ پھر MQM نے ایک مشکل جدوجہد اور لابنگ کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے قومی اسمبلی کی قانون وانصاف کی سٹینڈنگ کمیٹی میں یہ بل پیش کر دیا کہ پاکستان کے معذور افراد کے لئے پارلیمنٹ میں نشستیں مخصوص کی جائیں۔ جہاں یہ چونکا دینے والا بل تھا وہیں اس بل میں یہ احساس بھی موجود تھا کہ سب سے پہلے MQM نے پاکستان کے معذور افراد کو آگے بڑھ کر حکومتی معاملات میں شامل ہونے کی دعوت دی ہے۔ MQM کا یہ بل پاکستان کے معذور افراد پر ایک اعتماد بھی تھا کہ یہ افراد معاشرے کے کارآمد شہری ہیں اور اپنی صلاحیتوں کے باعث دیگر شہریوں کی طرح ملک کی ترقی اور خوشحالی میں اپنا پورا حصہ ڈال سکتے ہیں۔ MQM کے اس بل میں معذور افراد کو عزت اور وقار دینے کا نعرہ بھی تھا۔ ابھی یہ بل قومی اسمبلی کی قانون وانصاف کی سٹینڈنگ کمیٹی میں متفقہ طور پر منظور ہوا ہی تھا کہ پورے پاکستان کے معذور افراد میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ حالانکہ ابھی عشق کے امتحان باقی ہیں یعنی اس بل کو قانون بننے میں ابھی کچھ مراحل رہتے ہیں مگر پاکستان کے اس محروم اور

غیر عزت یافتہ طبقے نے اپنی اس ابتدائی خوشی کو بھرپور طریقے سے منانے کا اہتمام کیا اور کراچی کے لال قلعہ گراؤنڈ میں اکٹھے ہو گئے جہاں انہوں نے MQM تحریک کے قائد الطاف حسین کا شکریہ ادا کیا وہیں انہوں نے پاکستان سے اپنی محبت کا اظہار بھی کیا۔ سیاسی جماعتوں کے جلسوں میں لوگ جوق در جوق لائے جاتے ہیں یا آ جاتے ہیں، یہ بات الگ لیکن لال قلعہ گراؤنڈ کراچی میں معذور افراد کے اس جلسہ عام میں معذور افراد کی اتنی بڑی تعداد موجود تھی جو پاکستان کی تاریخ میں اس سے پہلے کہیں نہیں ملتی۔ اِن افراد میں ملک کے تمام صوبوں اور علاقوں سے آنے والے افراد شامل تھے جنہیں کسی ڈپٹی کمشنر، تحصیلدار یا پٹواری نے حکم نہیں دیا تھا کہ وہ اس جلسے میں پہنچیں۔ معذور افراد کے اس جلسے کو دیکھ کر جمہوریت کے اُس نظریئے پر یقین ہوتا ہے کہ جمہوریت اپنے ہر شہری کو یکساں عزت اور مقام دیتی ہے اور جب کسی بھی فرد کو عزت ملے تو وہ کسی اور کا حکم ماننے کی بجائے اپنے دل کا حکم مانتا ہے اور عزت دلانے والے کو سلام کرتا ہے۔ اس جلسے میں آنے والے افراد بڑی بڑی لاریوں، ٹرکوں، کاروں یا جیپوں پر نہیں آ رہے تھے بلکہ اِن میں سے کچھ وہیل چیئر چلاتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے، کچھ بیساکھیوں کی ٹِک ٹِک سے معاشرے کو جھنجھوڑ رہے تھے اور کچھ سفید چھڑی سے امن کا پیغام پھیلاتے گراؤنڈ میں داخل ہو رہے تھے۔ اگر کسی نے دور افتادہ گاؤں کے سالانہ میلے کا ماحول دیکھا ہے جہاں مرد عورتیں، لڑکے لڑکیاں، بچے بچیاں، جوان بوڑھے یعنی سب چھوٹے بڑے خوشی اور ترنگ کی حالت میں ہوتے ہیں، جہاں نہ کوئی امیر ہوتا ہے نہ کوئی غریب، نہ کوئی غیر نہ کوئی پرایا، نہ کوئی کمزور نہ کوئی طاقتور بلکہ سب قہقے لگا رہے ہوتے ہیں، تالیاں بجا رہے ہوتے ہیں، ریڑھیوں اور ٹھیلوں سے پکوڑے، چاٹ چنا، دہی بھلے اور جلیبیاں لے لے کر کھا رہے ہوتے ہیں، ٹھنڈے میٹھے شربت پی رہے ہوتے ہیں، بچے غبارے اڑاتے اور پھاڑتے ہیں، لڑکیاں رنگ برنگی شربتی چوڑیاں پہنتی اور جھومتی ہیں۔ وہ سب اس پورے ماحول میں کھوئے ہوئے ہوتے ہیں۔ انہیں یہ فکر وقتی طور پر بھول جاتی ہے کہ اُن کی فصلوں پر زمیندار، وڈیرا یا جاگیردار قبضہ کر لے گا، منشی دھوکے سے اُن کا قرضہ کئی گنا بڑھا دے گا یا اس میلے کے بعد اُن کی جوان عزتیں زمینداروں، وڈیروں اور جاگیرداروں کی لالچی نظروں کے رحم و کرم پر ہوں گی۔ بالکل ایسا ہی ماحول لال قلعہ گراؤنڈ کراچی کے معذور افراد کے جلسے میں تھا جسے معذور افراد کا جشن جلسہ کہنا پڑے گا لیکن دیہات کے اُس میلے اور لال قلعہ گراؤنڈ کے جشن جلسے میں ایک فرق ضرور تھا، وہ یہ کہ دیہاتی میلے کے بعد سب دیہاتی اپنے پرانے اذیت ناک اور تنگدست ماحول میں واپس چلے جاتے ہیں لیکن اس جلسے میں شریک ہونے والے ہر disable فرد کو یہ احساس ہو رہا تھا کہ اب وہ بھی ایک جمہوری طاقت ہے جس کی آواز اُس کے اپنے نمائندے ایوانوں میں بلند کریں گے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ جیسے MQM نے اس معاملے کو ایک انسانی اور جمہوری فریضہ سمجھ کر initiate کیا، کیا ویسے ہی پاکستان کی تمام سیاسی جماعتیں اس کام میں شریک ہوں گی اور مذکورہ بل کو باقاعدہ قانون بنانے میں MQM کا ساتھ دیں گی؟ اگر ایسا ہوا تو انشاء اللہ disable افراد لال قلعہ گراؤنڈ کراچی سے نکل کر پورے پاکستان میں جشن جلسے کریں گے۔

****

ای میل: saafsaaf@live.com

بلاگ: www.saafsaaf.blogspot.com